بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

فون ۴۴۹

۷۱/۳۶ | منگل ۔ ۴ ذی قعدہ ۱۴۰۲ھ ۲۴ ظہور ۱۳۶۱ ہش ۲۴ اگست ۱۹۸۲ء | نمبر ۱۹۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ، ۲۳ ظہور/ اگست حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں آج بعد دوپہر کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت ہائی بلڈ پریشر اور متلی کے باعث ناساز ہے۔

احباب جماعت حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا العالی کے لئے بدستور دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و عافیت سے رکھے اور آپ کا بابرکت وجود تادیر ہمارے درمیان سلامت رکھے۔ آمین

ارشاداتِ سیدنا حضرت اقدس

بدر میں اللہ تعالیٰ نے کمزوروں کی مدد کر کے انہیں کامیاب کیا تھا

آج بھی وہی بدر کا معاملہ ہے اللہ تعالیٰ اسی طرح ایک جماعت تیار کر رہا ہے!

سیدنا (حضرت اقدس ..... ناقل) فرماتے ہیں:۔

"دیکھو کہ صحابہ کو بدر میں نصرت دی گئی اور فرمایا گیا کہ یہ نصرت ایسے وقت میں دی گئی جبکہ تم تھوڑے تھے اس بدر میں کفر کا خاتمہ ہوگیا۔ بدر پر ایسے عظیم الشان نشان کے اظہار میں آئندہ کی بھی ایک خبر رکھی گئی تھی اور وہ یہ کہ بدر چودہویں کے چاند کو بھی کہتے ہیں۔ اس سے چودہویں صدی میں اللہ تعالیٰ کی نصرت کے اظہار کی طرف بھی ایما ہے۔ اور یہ چودہویں صدی وہی صدی ہے جس کے لیے عورتیں تک کہتی تھیں کہ چودہویں صدی خیر و برکت کی آئے گی۔ خدا کی باتیں پوری ہوئیں اور چودہویں صدی میں اللہ تعالیٰ کی منشا کے موافق اسم احمد کا بروز ہوا۔ اور وہ میں ہوں جس کی طرف اس واقعہ بدر میں پیشگوئی تھی۔ جس کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کہا۔ مگر افسوس کہ جب وہ دن آیا اور چودہویں کا چاند نکلا تو دوکاندار خود غرض کہا گیا۔ افسوس ان پر جنہوں نے دیکھا اور نہ دیکھا۔ وقت پایا اور نہ پہچانا۔ وہ مر گئے جو منبروں پر چڑھ چڑھ کر رویا کرتے تھے کہ چودہویں صدی میں یہ ہوگا اور وہ رہ گئے جو اب ممبروں پر چڑھ کر کہتے ہیں کہ جو آیا ہے وہ کاذب ہے!!! ان کو کیا ہوگیا یہ کیوں نہیں دیکھتے اور کیوں نہیں سوچتے۔

اس وقت بھی اللہ تعالیٰ نے بدر ہی میں مدد کی تھی اور وہ مدد اذلّۃ کی مدد تھی جس وقت ۳۱۳ آدمی صرف میدان میں آئے تھے اور کل دو تین لکڑی کی تلواریں تھیں اور ان ۳۱۳ میں زیادہ تر چھوٹے بچے تھے۔ اس سے زیادہ کمزوری کی حالت کیا ہوگی اور دوسری طرف ایک بڑی بھاری جمعیت تھی اور وہ سب کے سب چیدہ چیدہ جنگ آزمودہ اور بڑے بڑے جوان تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ظاہری سامان کچھ نہ تھا اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جگہ پر دعا کی اَللّٰھُمَّ اِنْ اَھْلَکْتَ ھٰذِہِ الْعِصَابَۃَ لَنْ تُعْبَدَ فِی الْاَرْضِ اَبَدًا یعنی اے اللہ اگر آج تو نے اس جماعت کو ہلاک کر دیا تو پھر کوئی تیری عبادت کرنے والا نہ رہے گا۔

سنو! میں بھی یقیناً اس طرح کہتا ہوں کہ آج وہی بدر کا معاملہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح ایک جماعت طیار کر رہا ہے۔ وہی بدر اور اذلّۃ کا لفظ موجود ہے۔ کیا یہ جھوٹ ہے کہ اسلام پر ذلت نہیں آئی؟ نہ سلطنت ظاہری میں شوکت ہے۔ ایک یورپ کی سلطنت منہ دکھاتی ہے تو بھاگ جاتے ہیں اور کیا مجال ہے جو سر اٹھائیں، اس ملک کا کیا حال ہے؟ کیا اذلّۃ نہیں ہیں۔ ہندو بھی اپنی طاقت میں مسلمانوں سے بڑھے ہوئے ہیں کوئی ایک ذلت ہے جس میں ان کا نمبر بڑھا ہوا ہے۔ جس قدر ذلیل سے ذلیل پیشے ہیں وہ ان میں پاؤ گے، مگر گدا مسلمان بھی ملیں گے۔ جیل خانوں میں جاؤ تو جرائم پیشہ گرفتار مسلمان

(باقی صفحہ پر)

خصوصی درخواستِ دعا

مکرم محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ ان دنوں انگلستان میں بغرض علاج تشریف فرما ہیں طبیعت تا حال ناساز ہے۔ احباب جماعت سے خصوصی درخواست ہے کہ صاحبزادہ صاحب موصوف کی کامل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لیے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

لطیف احمد قریشی

— • خاکسار کے بڑے بھائی محترم محمد اسلم ناصر صاحب اس سال PHD کے لئے نیوزی لینڈ گئے ہیں ان کی کامیابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

محمد افضل صادق کوارٹر تحریک جدید ربوہ

— • مکرم چوہدری امین احمد صاحب ڈائریکٹر ماڈرن موٹرز لاہور کے دل کا اپریشن شکاگو میں ہوا ہے جو کامیاب رہا ہے۔ احباب جماعت سے ان کی کامل صحت یابی اور بخیریت واپسی کے لئے دعا کی درخواست ہے

چوہدری فیاض احمد محمد علی سوسائٹی کراچی۔

— • عزیزم عرفان احمد بھٹی ابن مکرم اشتیاق احمد صاحب بھٹی کراچی کو موٹر سائیکل کے حادثہ میں دائیں ٹانگ پر کافی چوٹیں آئی ہیں اور جناح ہسپتال کراچی میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت خصوصاً بزرگان سلسلہ سے عزیزم کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالرشید سمائری کراچی)

جامعہ احمدیہ

۴ ستمبر کو کھل رہا ہے

انشاء اللہ العزیز جامعہ احمدیہ موسمی تعطیلات کے بعد ۴ ستمبر بروز ہفتہ سے تدریس کے لیے باقاعدہ کھل رہا ہے اساتذہ کرام اور جملہ طلبہ حاضر ہوں۔ صبح سات بجے تدریس شروع ہو جائے گی۔ طلبہ کی حاضری ۵-۶ پر ہوگی۔

ایڈمنسٹریٹر جامعہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے۔

رپورٹ ۲۸ جولائی تا ۳۰ جولائی ۱۹۸۲ء (قسط اوّل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے یورپی ممالک اور بالخصوص سپین کے تاریخ ساز سفر کا مبارک آغاز

ربوہ سے لاہور کے لئے روانگی اور کراچی روانہ ہونے سے قبل وہاں مختصر قیام کے دوران حضور کی اہم دینی و جماعتی مصروفیات

حضور نے احباب لاہور کو ذکرِ الٰہی کی اہمیت اور اس کی انقلاب انگیز تاثیرات پر ایک بہت ہی پُر معارف خطاب سے نوازا

(الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے)

امام ہمام سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۸ جولائی ۱۹۸۲ء بروز بدھ ربوہ سے یورپی ممالک کے تاریخ ساز تبلیغی و تربیتی دورہ پر روانہ ہوئے حضور ایدہ اللہ کا خلافت احمدیہ کی مسند جلیلہ پر متمکن ہونے کے بعد بیرونی ممالک کا یہ پہلا دورہ غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم کو بیش از پیش کامیابیوں سے ہمکنار کرنے کے سلسلہ میں متوقع انقلاب انگیز اثرات کی بناء پر غیر معمولی تاریخ ساز اہمیت کا حامل ہے۔ وہ اہمیت اس قدر امتیازی شان کی حامل ہے کہ آنے والے زمانوں کے مؤرخین اسے تاریخ کا دھارا موڑنے والے انقلاب عظیم کا پیش خیمہ قرار دے کر اس کی عظمت کو اجاگر کرنے میں فخر محسوس کریں گے۔ وہ اس لئے کہ حضور نے یہ سفر یورپی ممالک میں اسلام کی وسیع تر اشاعت کے نئے اقدامات اور دور رس نتائج کے حامل بعض نئے انتظامات فرمانے کی غرض سے ہی اختیار نہیں فرمایا ہے بلکہ بحمد اللہ تعالیٰ اس سفر کی وسیع تر اغراض میں پانچ سات سو سال کے طویل وقفہ کے بعد سپین میں اسلام کے از سرِ نو غالب آنے کی بشارت کا اعلان کرنے اور اہلِ سپین کو اس کے سب سے پہلے عملی ثبوت سے روشناس کرانے کی عظیم الشان غرض بھی شامل ہے۔

سپین میں اسلام کے از سرِ نو غالب آنے کا یہ پہلا عملی ثبوت خدائے واحد و یگانہ کا وہ پہلا گھر ہے جو "مسجد بشارت" کے نام سے موسوم ہے اسے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے عہدِ مبارک کے آخری دو سالوں کے دوران حضور کی آسمانی قیادت کے طفیل اسلام کی عظمتِ رفتہ کی آئینہ دار اس سرزمین میں تعمیر کرنے کی بفضل اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو توفیق ملی ہے۔ اس تاریخی مسجد کا افتتاح حضور رحمہ اللہ نے وہاں خود تشریف لیجا کر ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کو فرمانا تھا۔ تاہم خدائی مقدرات کے تحت اس دوران حضور رحمہ اللہ رحلت فرما کر اپنے آسمانی آقا کے حضور حاضر ہو گئے۔ چنانچہ اب انشاء اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے عہدِ خلافت کے اس پہلے تاریخ ساز سفر کے دوران حضور رحمہ اللہ کی مقرر کردہ تاریخ یعنی ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء کو سپین تشریف لے جا کر وہاں جماعت کی تعمیر کردہ اس سب سے پہلی مسجد کا افتتاح فرمائیں گے اور اس طرح وہاں کے باشندوں کو باور کرائیں گے کہ اے اہلِ سپین! تمہاری سرزمین کے از سرِ نو اسلام کی آغوش میں آنے کا زمانہ قریب آ گیا ہے اب کی بار اسلام بہ امرِ مجبوری تمہاری سرزمین پر نہیں بلکہ بہ انشراحِ قلب براہ راست تمہارے دلوں پر حملہ آور ہوگا اور محبت و پیار سے انہیں جیت کر ان میں ایسا گھر کرے گا کہ کوئی اسے وہاں سے نکالنے پر قادر نہ ہو سکے گا اس طرح سپین میں اسلام کا یہ موعودہ غلبہ دائمی ثابت ہوگا اور قیامت تک چلتا چلا جائے گا اس لئے کہ یہ اُس قادر و توانا کی تقدیر ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں اور یہ کہ وہ جس بات کے کرنے کا فیصلہ کرتا ہے وہ کبھی ٹلا نہیں کرتی۔

ربوہ سے روانگی

۲۸ جولائی کو حضور ایدہ اللہ نے حسبِ معمول صبح ساڑھے چار بجے مسجد مبارک میں تشریف لا کر فجر کی نماز پڑھائی۔ چونکہ اُس روز حضور نے نماز فجر کے بعد یورپ کے تاریخی سفر پر روانہ ہونا تھا۔ اس لئے ربوہ کے کثیر التعداد احباب نے اس روز نماز فجر مسجد مبارک میں ادا کی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد یہ سب احباب جن میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر و وکلاء صاحبان بھی شامل تھے۔ قصرِ خلافت کے باہر ترتیب وار آ کھڑے ہوئے تاکہ حضور ایدہ اللہ کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کر سکیں۔

حضور صبح پانچ بجنے سے چند منٹ قبل قصرِ خلافت سے باہر تشریف لائے سفر پر روانہ ہونے سے قبل حضور نے دعا کرائی جس میں جملہ حاضر احباب شریک ہوئے۔ دعا سے فارغ ہونے کے بعد حضور موٹر کار میں سوار ہو کر اہلِ قافلہ اور مشایعت کی غرض سے لاہور اور کراچی جانیوالے احباب کے ہمراہ جو علیحدہ موٹر کاروں میں سوار تھے ٹھیک پانچ بجے صبح ربوہ سے لاہور روانہ ہوئے یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ اس تاریخی سفر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ حضور کی حرم محترم حضرت سیدہ آصفہ صاحبہ مدظلہا، حضور کی دو صاحبزادیاں عزیزہ یاسمین رحمٰن سلمہا اور عزیزہ عطیۃ المجیب سلمہا۔ محترمہ صاحبزادی سیدہ امۃ الشکور صاحبہ بنت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری، مکرم ناصر احمد خان صاحب اور راقم الحروف (مسعود احمد دہلوی) کو جانے اور قافلہ میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا ہے علاوہ ازیں محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ، مجلس مرکزیہ کے نمائندہ کی حیثیت سے اور محترم محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اپنی مجلس کے نمائندگان کی حیثیت سے قافلہ میں شریک ہیں۔ علاوہ ازیں حضور ایدہ اللہ نے محترم چوہدری انور حسین صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ کو جو اپنے خرچ پر یورپ جانا چاہتے تھے از راہِ شفقت قافلہ میں شمولیت کی اجازت مرحمت فرمائی چنانچہ انہیں بھی اس تاریخی سفر میں حضور کی ہمرکابی کا شرف حاصل ہے۔

یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ناظر امورِ عامہ اور محترم مسعود احمد صاحب جہلمی وکیل التبشیر علی الترتیب صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے نمائندوں کی حیثیت میں بغرضِ مشایعت کراچی تک اس سفر میں حضور کے ہمراہ رہے۔

پانچ بجے صبح قصرِ خلافت سے روانہ ہو کر حضور ایدہ اللہ مع اہلِ قافلہ پہلے بہشتی مقبرہ تشریف لے گئے اور وہاں حضرت سیدہ اماں جان، حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الثالث، حضرت مرزا بشیر احمد صاحب حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نور اللہ مراقدہم نیز متعدد دیگر بزرگوں کے مزاروں پر دعا کی۔ دعا سے فارغ ہونے کے بعد حضور مع اہلِ قافلہ موٹر کاروں کے ذریعہ عازم لاہور ہوئے۔

لاہور میں ورود اور مصروفیات

ربوہ سے لاہور تک قریباً ایک سو میل کا یہ سفر تین گھنٹے میں طے ہوا۔ حضور ۸ بجے صبح لاہور پہنچے اور وہاں محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی کوٹھی واقعہ لاہور چھاؤنی میں مختصر قیام فرمایا۔ محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب کے ہاں تشریف لے جانے سے قبل حضور راستہ میں ہیکلوڈ لاہور پر چند منٹ کے لئے رکے اور وہاں حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد مرحوم کی اہلیہ صاحبہ محترمہ کی (جو ان دنوں بہت بیمار ہیں) عیادت فرمائی۔

احباب لاہور محترم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب کی کوٹھی پر بہت کثیر تعداد میں جمع تھے علاوہ ازیں ملحقہ اضلاع کے احباب بھی خاصی بڑی تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ یہ سب احباب شامیانوں سے تیار کردہ وسیع و عریض پنڈال میں ترتیب وار بہت سلیقہ اور قرینہ سے بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور کچھ وقت کے لئے احباب کے درمیان سٹیج پر رونق افروز ہوئے اور انہیں بہت بصیرت افروز خطاب سے نوازا۔ حضور کے خطاب کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے۔

احبابِ لاہور سے خطاب کا خلاصہ

حضور نے اپنے اس خطاب میں قرآن مجید کی بعض آیات کی نہایت لطیف تفسیر بیان کر کے تخلیق کائنات اور اس کے مقصد کے ساتھ ذکرِ الٰہی کے نہایت گہرے تعلق کو بہت پُر معارف انداز میں واضح فرمایا اور ان میں بیان کردہ قومی اور جماعتی ترقی کے راز پر سے پردہ اُٹھا کر احبابِ جماعت کو نصیحت فرمائی کہ وہ حقیقی اولی الالباب کی طرح آسمانوں اور زمین کی پیدائش پر غور و فکر اور ان میں پوشیدہ حقائق کی تلاش کا سفر ذکرِ الٰہی سے شروع کریں اگر وہ ایسا کریں گے تو انہیں کائنات کی ہر شئے

کے آئینہ میں خدا ہی کا چہرہ نظر آئے گا اور ان کا یہ غور و فکر انہیں اور زیادہ شغف کے ساتھ ذکرِ الٰہی پر آمادہ کرے گا انہیں تعلق باللہ کے ایسے مقام پر پہنچا دے گا کہ وہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے کلی طور پر محفوظ ہو جائیں گے ترقی کی راہیں ان کے لئے کھلتی چلی جائیں گی اور خاتمہ بالخیر کے نتیجہ میں رضائے الٰہی کی جنتیں ان کے لئے کھلتی چلی جائیں گی۔

حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد درج ذیل آیات قرآنی کی تلاوت کی۔

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ
لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ۙ
الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیَامًا
وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ
وَیَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا
مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ
سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ
النَّارِ ۝ رَبَّنَا اِنَّكَ مَنْ
تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَهٗ ؕ
وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝

(آلِ عمران آیات ۱۹۱ تا ۱۹۳)

ترجمہ۔ آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے آگے پیچھے آنے میں عقلمندوں کے لیے یقیناً کئی نشان (موجود) ہیں۔ وہ عقلمند جو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر اللہ کو یاد کرتے رہتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے بارہ میں غور و فکر سے کام لیتے ہیں (اور کہتے ہیں کہ) اے ہمارے رب! تُو نے اس (عالم) کو بے فائدہ نہیں پیدا کیا تو (ایسے بے مقصد کام کرنے سے) پاک ہے۔ پس تُو ہمیں آگ کے عذاب سے بچا (اور ہماری زندگی کو بے مقصد بننے سے بچا لے)۔ اے ہمارے رب! جسے تُو آگ میں داخل کرے گا اسے تو تُو نے یقیناً ذلیل کر دیا اور ظالموں کا کوئی (بھی) مددگار نہیں ہوگا۔

حضور نے فرمایا ان آیات میں آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور دن اور رات کے آگے پیچھے آنے کے علاوہ اہلِ فکر و نظر کا ذکر کیا گیا ہے اور اہلِ عقل یعنی اہلِ فکر و نظر کی تعریف یہ کی گئی ہے کہ وہ کائنات کی ہر شے کے بارہ میں غور و فکر سے کام لے کر اللہ کے ذکر میں لگے رہتے ہیں۔ حقائق الاشیاء معلوم کرنے میں ان کی تلاش کا سفر اللہ سے شروع ہوتا ہے۔ ذکرِ الٰہی میں مشغول رہتے ہوئے وہ کائنات کی ہر شے پر غور کرتے ہیں۔ اس غور و فکر کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ذرہ ذرہ انہیں اللہ ہی کی طرف لوٹا دیتا ہے اور وہ اور زیادہ شوق اور لگن کے ساتھ اللہ کے ذکر میں مشغول ہو جاتے ہیں اور اس طرح تعلق باللہ میں ترقی کرتے چلے جاتے ہیں، اس مضمون کو حضرت اقدس ..... نے اپنے ایک پُر معارف شعر میں یوں بیان فرمایا ہے:۔

کس قدر ظاہر ہے نُور اس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

حضور نے اس تعلق میں یہ واضح کرتے ہوئے کہ ذکرِ الٰہی سے کیا مراد ہے فرمایا کہ ذکرِ الٰہی صرف منہ سے اللہ تعالیٰ کی ثناء بیان کرنے اور چند کلمات بڑبڑانے کا نام نہیں ہے بلکہ ذکرِ الٰہی کے معنے یہ ہیں کہ انسان کے ذہن اور قلب پر یادِ الٰہی اتنی غالب آجائے کہ اُسے ہر چیز کے آئینہ میں اپنے ربّ کا چہرہ نظر آنے لگے۔ یعنی اللہ کی ذات، اس کا پیار اور اس کا خوف اور اسے راضی کرنے کا غم دل پر اس طرح طاری ہو جائے کہ انسان ایک لمحہ کے لیے بھی اُس کی یاد سے غافل نہ ہو سکے۔ اس حالت اور کیفیت کا نام ذکرِ الٰہی ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اہلِ دانش اور اہلِ فکر و نظر کی یہ علامت بیان کی ہے کہ وہ کائنات کی ہر شے پر غور کرتے ہیں اور بے اختیار ان کے دل سے یہ آواز نکلتی ہے کہ

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا
بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا
عَذَابَ النَّارِ۔

یعنی اے خدا تُو نے یہ سب کچھ بے مقصد پیدا نہیں کیا تو ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ اس کے نتیجہ میں وہ اور بھی زیادہ ذکرِ الٰہی میں محو ہو جاتے ہیں۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جو بھی ذکرِ الٰہی سے غافل ہو کر حقائقِ کائنات کی تلاش کا سفر شروع کرے گا وہ گمراہی میں چلا جائے گا اور آگ کے عذاب میں خود مبتلا ہوئے اور دوسروں کو مبتلا کئے بغیر نہ رہے گا۔

اسی ضمن میں حضور نے مزید فرمایا اگر ہم دنیا والوں کو دیکھیں جو یادِ الٰہی سے غافل ہو کر کائنات کے راز معلوم کرنے میں سرگرداں ہیں تو یہ افسوسناک حقیقت ہمارے سامنے آتی ہے کہ ان کی ساری کوشش انہیں جہنم کی طرف لے جا رہی ہیں۔ یہ ذکرِ الٰہی سے غافل ہونے کا ہی نتیجہ ہے کہ کائنات کے راز تلاش کرنے والے دنیا داروں نے اپنی اس کوشش اور تگ و دو کے ثمرہ کے طور پر پہلے دنیا پر جنگِ عظیم اول مسلط کی، پھر دوسری جنگِ عظیم کی آگ میں دنیا کو جھونکا اور اب تیسری عالمگیر جنگ اپنی تمام تر ہلاکت سامانیوں کے ساتھ نوعِ انسانی کے سروں پر منڈلا رہی ہے اور اس کے خوف نے دلوں کا سکون اور اطمینان غارت کر کے رکھ دیا ہے۔ یہ نتیجہ ہے ذکرِ الٰہی سے غفلت برتنے اور منہ موڑنے کا۔ اس سے یہ قرآنی صداقت آشکار ہوتی ہے کہ صرف اولی الالباب ہی ہیں جو نیک انجام تک پہنچتے ہیں اور اُنہی کا خاتمہ بالخیر ہوتا ہے۔

تخلیق کائنات پر غور و فکر کے ضمن میں ذکرِ الٰہی کی اہمیت واضح کرنے کے بعد حضور نے فرمایا مومن کا کام یہ ہے کہ وہ کائنات میں رونما ہونے والے ہر نظارہ سے ایسے نتائج اخذ کرے جو اس کے لیے، قوم کے لیے اور بنی نوع انسان کے لیے مفید ہوں اور وہ یادِ الٰہی میں شغف بڑھانے کا موجب بنیں۔ حضور نے احبابِ جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

اگر آپ یادِ الٰہی کے ساتھ کائنات میں پوشیدہ حقائق کی تلاش میں آگے بڑھیں گے تو کائنات آپ کی طرف دوڑے گی۔ یہ بنیادی چیز ہے اس کے بغیر فتح عظیم نہیں مل سکتی۔ اس سے صاف عیاں ہے کہ فتح عظیم ملتی ہے ذکرِ الٰہی کے نتیجہ میں۔ قومی ترقی کا یہ ایک بہت بڑا راز ہے۔

ذکرِ الٰہی کے نتیجہ میں تعلق باللہ میں ترقی نصیب ہوتے اور اس کی طیب و شیریں ثمرات سے بہرہ ور ہونے کو ایک لطیف مثال سے واضح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ عرصہ دراز کی بات ہے کہ مجھے کلکتہ جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں میں نے ایک بڑ کا درخت دیکھا جس کا پھیلاؤ اتنا زیادہ تھا کہ وہ بے حساب پھیلتا ہی چلا گیا تھا۔ وہ کئی ایکڑ رقبہ میں پھیلا ہوا تھا۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ درخت گوتم بدھ کے زمانہ کا ہے اور اس وقت سے مسلسل پھیلتا چلا جا رہا ہے۔ اس کے پھیلاؤ کا راز یہ تھا کہ اس میں سے ڈاڑھیاں نکل نکل کر زمین کی طرف جھک آئی تھیں۔ اور جھکتے جھکتے زمین تک پہنچ کر اس میں پیوست ہو جاتی تھیں۔ اور وہ ڈاڑھیاں ایک عرصہ گزرنے کے بعد ایک اور تنے کی شکل اختیار کر لیتی تھیں اس طرح نئے تنوں کی تعداد بڑھتی جاتی تھی اور درخت آگے ہی آگے پھیلتا جاتا تھا۔ اس درخت کے ترقی پذیر پھیلاؤ سے میں نے یہ سبق حاصل کیا کہ الٰہی جماعتیں بھی درخت کی طرح ایک تنے سے پھوٹتی ہیں اور وہ تنا ہے تعلق باللہ کا۔ لیکن الٰہی جماعتیں صرف ایک تنے پر حصر نہیں کرتیں۔ وہ تعلق باللہ کے نئے نئے تنے بناتی اور ان کے سہارے پھیلتی چلی جاتی ہیں۔ یہ قانونِ قدرت ہے۔ جن قوموں نے لمبا عرصہ زندہ رہنا ہو وہ کسی ایک مقام پر نہیں ٹھہرتیں بلکہ نئے نئے تنوں کے سہارے چاروں طرف آگے ہی آگے پھیلتی چلی جاتی ہیں۔ اس درخت سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اے اولی الالباب تم نے ذکرِ الٰہی اور تعلق باللہ میں ترقی کر کے کتنی ڈاڑھیاں نکالی ہیں۔ اگر تم نئی نئی ڈاڑھیاں نکالتے اور نئی جڑیں پکڑتے چلے جاؤ گے تو تمہارا پھیلاؤ بڑھتا چلا جائے۔

حضور نے فرمایا جن آیاتِ الٰہی کی میں نے تلاوت کی ہے ان میں بھی ہمیں یہی سبق دیا گیا ہے کہ اگر یادِ الٰہی سے کائنات کا سفر شروع کرو گے تو یادِ الٰہی پر ہی تمہارا سفر ختم ہوگا اور تم تعلق باللہ میں ترقی کرتے چلے جاؤ گے۔ اور اگر تم یادِ الٰہی سے غافل ہو کر سفر شروع کرو گے تو دنیا کی زمینیں تمہیں اپنی طرف کھینچ لیں گی اور تم گمراہی میں بڑھتے چلے جاؤ گے۔ دنیا کے ہر سطحی حسن کے پیچھے معرفت کا ایک لامتناہی چشمہ موجود ہے سطحی حسن پر اکتفا نہ کرو بلکہ یادِ الٰہی کے ذریعہ معرفت کے اس چشمہ تک پہنچنے کی کوشش کرو۔ اس لیے میں یہی کہتا ہوں اور آئندہ بھی کہتا رہوں گا کہ اپنے نفسوں کو ٹٹولو کیا تمہیں ذکرِ الٰہی سے لذت ملتی ہے یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔

ہر احمدی کو یہ دیکھنا چاہیئے کہ یادِ الٰہی کے نتیجہ میں ملنے والا اطمینان اسے نصیب ہوا ہے یا نہیں اطمینان سے کیا مراد ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ
عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ

(یونس آیت ۶۳)

یعنی جو اللہ سے سچی محبت رکھنے والے ہیں، ان پر نہ کوئی خوف مستولی ہوتا ہے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں۔ اس میں خوف کی کلی نفی نہیں ہے بلکہ صرف دنیا کے خوف مراد ہیں یعنی یہ کہ اولیاء اللہ کو دنیا کا کوئی خوف لاحق نہیں ہوتا البتہ خدا کا خوف انہیں ہر دم لگا رہتا ہے۔ اسی لیے فرمایا

اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ
الْعُلَمٰٓؤُا ؕ

(فاطر آیت ۲۹)

یقیناً اس کے بندوں میں سے علماء اللہ سے (بہت) ڈرتے ہیں۔ پس دنیا کا خوف تو حقیقی مومنوں کے قریب بھی نہیں پھٹکتا لیکن خدا کے خوف سے وہ ہمیشہ لرزاں و ترساں رہتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان نہ غم سے آزاد ہو سکتا ہے نہ خوف سے۔ لیکن دنیا کے خوف لعنت ہیں۔ ان سے کچھ نہیں ملتا۔ ان سے بچنے کا طریق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا خوف دل میں داخل کر لو۔ یہ ایسا مستحسن خوف ہے جو دنیا کے تمام خوفوں سے نجات دلا دیتا ہے یہ ہے۔

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

کا اصل مفہوم۔ دلوں پر اللہ کے خوف کو اس درجہ طاری کرنا چاہیئے کہ غیر اللہ کا ڈر ان میں داخل ہی نہ ہو سکے۔ اسی کے نتیجہ میں انسان دوزخ کی آگ سے بکلی محفوظ ہو کر رضائے الٰہی کی جنتوں میں داخل ہونے کا مستحق قرار پاتا ہے۔

اس پُر معارف خطاب کے بعد حضور نے فرمایا میں چاہتا تو تھا کہ اس موقع پر احباب سے ملتا اور ان کی محبتوں کا شکریہ ادا کرتا لیکن یہاں قیام بہت مختصر ہے اور ابھی ابھی میں نے آگے سفر پر روانہ ہونا ہے اس لئے فی الوقت احباب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے ملنا ممکن نہیں ہے میں دعا کرا دیتا ہوں آپ سب اس میں شریک ہوں میری دعا ہے کہ ہر احمدی باخدا بنے خدا کو اپنے اندر محسوس کرے۔ اُس کے ساتھ رہنا سیکھ لے۔ اگر ایسا ہو جائے تو ساری مشکلیں اور مصیبتیں دور ہو جائیں گی غموں کا نام و نشان باقی نہیں رہے گا اور کوئی آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ اس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ حاضر احباب شریک ہوئے یہ پُر معارف خطاب جو صبح نو بجے شروع ہوا تھا ساڑھے نو بجے تک جاری رہا۔

گروپ فوٹوز خطاب سے فارغ ہونے کے بعد حضور کوٹھی کے ایک اور حصہ میں تشریف لائے۔ جہاں حضور نے لاہور کی مقامی جماعت اور ذیلی تنظیموں کی درخواست پر مجلس عاملہ جماعت احمدیہ کے اراکین نیز مجلس عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کے اراکین کے کیساتھ علیحدہ علیحدہ گروپ فوٹوز کھچوائے۔ ایک گروپ فوٹو ربوہ کے ان احباب کے ساتھ بھی جو مشایعت کی غرض سے حضور کے ہمراہ ربوہ سے لاہور آئے تھے۔

کراچی کیلئے روانگی اس کے بعد حضور محترم چوہدری حمید نصر اللہ خانصاحب کی کوٹھی سے بذریعہ موٹر کار لاہور ائیرپورٹ روانہ ہوئے۔ جب حضور کی موٹر کار کوٹھی سے روانہ ہوئی تو ہزاروں احباب نے سڑک کے دورویہ کھڑے ہو کر ہاتھ ہلا ہلا کر زیر لب دعائیں کرتے ہوئے حضور کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔

سوا گیارہ بجے قبل دوپہر حضور مع اہل قافلہ پی آئی اے کی فلائٹ AK۳۶۳ (ائیربس) کے ذریعہ عازم کراچی ہوئے یہ امر قابل ذکر ہے کہ محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور اور محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی (جو حضور کے استقبال اور مشایعت کی غرض سے کراچی سے لاہور آئے ہوئے تھے) حضور کے ہمراہ اسی جہاز سے کراچی روانہ ہوئے۔

نومبائعین کیلئے ضروری اعلان

جن احباب نے جون ۱۹۸۴ء کے بعد کسی خواب، رؤیا، کشف یا الہام کی بناء پر احمدیت قبول کی ہے وہ اپنا بیان حلفیہ خوشخط مع تاریخ لکھ کر مجھے ارسال فرماویں اور یہ بھی لکھدیں کہ وہ اپنا یہ بیان اجتماع انصار اللہ مرکزیہ (اکتوبر ۱۹۸۲ء) کے موقع پر خود آکر سنا سکیں گے کہ نہیں جو واقعہ پہلے سنایا جا چکا ہے وہ نہ دوبارہ لکھا جاوے۔ شکریہ۔

(سید احمد علی نائب ناظر اصلاح ارشاد مقامی ربوہ)

گذشتہ سے پیوستہ

لجنہ اماء اللہ انگلستان کی

تیسری سالانہ نصرت جہاں تربیتی کلاس

(مرتبہ: محترمہ ناصرہ رشید صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ انگلستان)

صحابیات کے حالاتِ زندگی اس مقصد کے لئے کہ ہماری بچیاں قرونِ اولیٰ کی صحابیات کے حالاتِ زندگی سے رُوشناس ہو سکیں۔ اُن کو محترمہ مسز حامدہ فاروقی صاحبہ نے دو جلیل القدر صحابیات حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ حضرت فاطمۃ الزہرا رضؓ کے حالاتِ زندگی کے متعلق بتایا۔

سوال و جواب چونکہ بچے میں تجسس کا مادہ زیادہ ہوتا ہے اور اس کے ذہن میں مختلف سوالات جنم لیتے رہتے ہیں۔ اس غرض کے لئے کہ اُن کو سوالات کے تسلی بخش جوابات مل جائیں، پروگرام میں سوال و جوابات کے لئے بھی وقت رکھا گیا۔

چنانچہ آخری دن امتحان کے بعد محترم شیخ مبارک احمد صاحب امام مسجد لندن نے اُن کے متعدد سوالات کے جوابات دیئے۔

حضرت چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کا خطاب ہماری بڑی خوش قسمتی ہے کہ ہمارے درمیان ایک نہایت ہی قابلِ تعظیم ہستی رہتی ہے جن کی مفید نصائح سے ہم گاہے بگاہے مستفید ہوتے رہتے ہیں چنانچہ محترم شیخ صاحب کی درخواست پر وہ بزرگ یعنی حضرت چوہدری ظفر اللہ خانصاحب بھی تشریف لائے آپ نے نہایت دلنشین انداز میں سیدنا حضرت اقدس کے چند صحابہ کے حالاتِ زندگی بتائے۔ بعد ازاں اجتماعی دعا بھی کرائی۔

اُردو اُردو ہماری قومی زبان ہے کتب سیدنا حضرت اقدس اُردو میں ہیں اسی طرح سلسلہ کا بیشتر لٹریچر اُردو میں ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہٗ نے بھی اُردو سیکھنے کے متعلق بار بار ارشاد فرمایا ہے۔

بچیوں کو اردو سکھانے اور اس کے سیکھنے کے لئے شوق پیدا کرنے کے لئے روزانہ تربیتی کلاس کے پروگرام میں ایک پیریڈ رکھا گیا تھا۔ اُردو کو سکھانے کے لئے دو گروپ بنائے گئے۔

گروپ ۱ اس گروپ میں ۷۷ بچیاں شامل تھیں۔ یہ وہ بچیاں تھیں جن کو اُردو زبان پڑھنی یا لکھنی نہیں آتی تھی۔ اس گروپ کو بھی ۷ چھوٹے گروپوں میں تقسیم کیا گیا۔ گروپ انچارج مسز طیبہ کریم تھیں۔

بچیوں کو چار دن پڑھایا گیا حروف تہجی کی پہچان کے ساتھ ساتھ چھوٹے چھوٹے جملے اشکال کی مدد سے پڑھنے اور لکھنے سکھائے گئے پانچویں دن اُن کا امتحان لیا گیا تو ۲۲ لڑکیاں ۱۰۰ فیصد نمبر لے کر کامیاب ہوئیں۔ ۸ لڑکیاں ۹۰ فیصد نمبر لے کر کامیاب ہوئیں۔

گروپ ۲ اس گروپ میں وہ بچیاں شامل تھیں۔ جن کو کسی حد تک اُردو پڑھنی آتی تھی تاہم لکھنا بہت کم آتا۔ چونکہ یہاں بھی بچیاں مختلف قابلیت کی تھیں اس لئے ان کو گروپس میں تقسیم کیا گیا۔ زیادہ تر املا کی مشق کروائی گئی۔ آخری روز اُن کا امتحان لیا گیا۔

امتحان کے لئے بھی بچیوں کو دو گروپوں میں تقسیم کیا گیا۔

ایک گروپ ان بچیوں کا تھا جو وقتاً فوقتاً پاکستان آتی جاتی ہیں اور اُن کو کس قدر اُردو لکھنی پڑھنی آتی ہے۔ دوسرا گروپ اُن بچیوں کا تھا جنہوں نے انگلستان میں ہی رہتے ہوئے اُردو سیکھی ہے۔ امتحان کا نتیجہ حوصلہ افزا تھا۔

اس گروپ کی انچارج مسز ثریا غازی صاحبہ تھیں۔

سلائی تربیتی کلاس کے پروگرام میں ہر سال ایک پیریڈ سلائی کا ہوتا ہے جس میں بچیوں کو آسان ٹانکے۔ بٹن ہول بنانا سکھایا جاتا ہے شلوار قمیص کی کٹائی وغیرہ بھی سکھائی جاتی ہے۔

سلائی سکھانے کے لئے بچیوں کو ۳ گروپوں میں تقسیم کر دیا گیا۔

گروپ ۱ کو ابتدائی ٹانکے سکھائے گئے۔

گروپ ۲ کو ایمبرائڈری اور (Patchwork) سکھایا گیا۔

گروپ ۳ کو قمیص اور شلوار کی کٹنگ سکھائی گئی۔

کھیلیں چونکہ پڑھائی کے ساتھ ساتھ کھیل بھی انتہائی ضروری ہے اس لئے روزانہ ایک گھنٹہ کھیل کے لئے وقف تھا۔

انچارج مسز امۃ الجمیل لون تھیں کھیلوں کا سامان پہلے ہی خرید لیا گیا تھا۔ بچیاں اپنی پسند کے کھیل بھی کھیلتی تھیں اور مسز طاہرہ روحی اور مسز امۃ الجمیل اُن کے ساتھ مل کر والی بال بھی کھیلتی تھیں۔ آخری دن والی بال کا میچ بھی کرایا گیا۔

سٹال بچیوں کی سہولت کے لئے کوکا کولا، سوئٹ اور کریپس کا سٹال روزانہ وقفہ کے دوران لگتا رہا جس کی انچارج مسز امۃ الرشید احمد تھیں۔ آپ کے ساتھ مبشرہ ربانی صاحبہ نے نہایت محنت سے کام کیا اس سٹال سے ۱۰۵ پونڈ کا منافع ہوا جو کہ ناصرات کے بجٹ میں جمع کیا گیا۔

خانہ داری مسز طاہرہ روحی شاہ نے بچیوں کو ایک نمکین اور ایک میٹھی ڈش بنانی سکھائی۔ بعد ازاں بڑے پیمانے پر پکا کر تمام بچیوں میں تقسیم کی گئی۔

فرسٹ ایڈ کلاس کے دوران کئی بچیوں کی طبیعت خراب ہو گئی مکرم ڈاکٹر مجیب الحق خاں صاحب تقریباً روزانہ بیمار بچیوں کا معائنہ کر کے نسخہ تجویز کرتے رہے بعد ازاں بازار سے ادویات وغیرہ منگوا کر بچیوں کو دی جاتی رہیں۔ لجنہ کی طرف سے مسز ثریا صادق انچارج تھیں۔ اگر کسی بچی کی طبیعت خراب ہوتی تو آپ کے پاس بھجوا دیتیں۔ مسز امۃ الجمیل خواجہ نے بھی مدد کی۔

ضیافت اس کلاس میں سب سے زیادہ محنت طلب کام ضیافت کا تھا جس کی انچارج مسز بشریٰ خواجہ تھیں۔ فیصلہ یہ کیا گیا تھا کہ کلاس میں شامل تمام بچیاں دوپہر کا کھانا مشن ہاؤس میں ہی کھائیں گی لیکن شام کا کھانا جو بچیاں دور سے آئی تھیں اور مختلف گھروں میں ٹھہری ہوئی تھیں اپنے ساتھ گھر لے جاتیں۔ جو بچیاں مشن ہاؤس میں ٹھہری ہوئی تھیں۔ وہ کھانا ہال ہی میں کھاتیں۔ اسی طرح صبح کا ناشتہ جہاں جہاں بچیاں ٹھہری ہوئی تھیں وہیں کرتیں۔ ان کو ناشتہ کا سامان لجنہ کی طرف سے خرید کر دے دیا گیا تھا۔ روزانہ دوپہر کو ۲۰۰ افراد کا کھانا پکایا جاتا اور رات کا کھانا اس کے علاوہ تھا روزانہ ایک بجے جس گروپ کی باری ہوتی وہ ہال میں میزیں اور کھانا لگاتا اور برتن وغیرہ اُٹھانے میں بھی مدد کرتا۔ ڈیوٹی پر موجود بہنیں کھانا لگانے میں ان کی مدد کرتیں کھانا پکانے میں انچارج ضیافت کے ساتھ مسز ممتاز اشرف مسز سعیدہ شیخ، مسز مریم شاکر مسز شمسہ سفیر نے مدد کی۔

وقارِ عمل اس شعبہ کی انچارج مسز اکبری اسمٰعیل تھیں اور آپ کی نائب مسز ثریا غازی تھیں۔ اتنے بڑے اجتماع میں (TOILETS) وغیرہ کی صفائی نہایت مشکل ہو جاتی ہے آپ کے ساتھ روزانہ ناصرات کا ایک گروپ اپنے گروپ لیڈر کی نگرانی میں کام کرتا تھا۔ مشن کے احاطہ میں شام کو صفائی وہ بچیاں کرتی تھیں جو کہ مشن ہاؤس میں ٹھہری ہوئی تھیں۔ ہال کی صفائی کرسیاں وغیرہ لگانا نہایت محنت طلب کام تھا وہ بھی نہایت احسن طریقہ سے کیا جاتا رہا۔

ٹرانسپورٹ کلاس کے دوران ٹرانسپورٹ کی ضرورت گاہے بگاہے پڑتی رہتی ہے چنانچہ مسز اکبری اسمٰعیل اور مسز شمسہ سیفر کی کاریں ہر دم اس کام کے لئے تیار رہیں۔

پرچہ امتحان محترمہ سارہ رحمٰن صاحبہ نے تمام اساتذہ سے سوالات لے کر محترم شیخ صاحب امام مسجد لندن کی خدمت میں بھجوا دیئے تاکہ پرچہ تیار کروا دیں چنانچہ محترم نسیم احمد صاحب باجوہ نے مکرم نثار بٹ کے ساتھ مل کر پرچہ تیار کر کے اور سائیکلوسٹائل کروا کر لجنہ کو دے دیا۔ امتحان کے بعد پرچے پھر محترم شیخ صاحب کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے۔

رول نمبر کمرہ امتحان میں بچیوں کو رول نمبر سلپ دے دی گئی تھیں۔ جو کہ مسز ثریا صادق نے تیار کیں۔ اسی طرح تمام نتائج کی لسٹیں بھی آپ نے محترمہ رخسانہ بٹ صاحبہ کے ساتھ مل کر تیار کیں اسی طرح اسناد تیار کرنے میں مندرجہ بالا بہنوں کے ساتھ مسز نعیمہ کھوکھر صاحبہ نے بھی مدد کی۔

۱۶ اپریل جمعۃ المبارک ۱۶ اپریل کلاس کا آخری دن تھا۔ صبح حاضری کے بعد مسز امۃ الواحد جاوید صاحبہ نے تلاوت کی۔ اس دن ہماری دو معزز مہمان محترمہ مسز مجیدہ بیگم شاہنواز صاحبہ اور محترمہ مسز صفیہ شیخ مبارک احمد صاحبہ بھی اسٹیج پر تشریف فرما تھیں۔ آج بچیوں کو اسناد دی جانی تھیں۔

پرچہ امتحان ایک ہی تھا۔ لیکن نتیجہ کے وقت دو گروپ بنائے گئے تھے۔

پہلا گروپ :- ۱۱ تا ۱۴ سال کی بچیوں کا تھا۔

دوسرا گروپ :- ۱۵ سال سے زیادہ عمر کی بچیوں کا تھا۔

پہلا گروپ

پوزیشن	نام	جماعت	حاصلکردہ نمبر
اوّل	شاہینہ صادق	لندن	۱۸۰/۱۸۵
دوئم	قانتہ خالد	"	۱۷۳
سوئم	فرحانہ قیصر	ہڈرسفیلڈ	۱۷۲
"	عادلہ مختار	لندن	۱۷۲
"	سلطانہ رشید	"	۱۷۲

دوسرا گروپ

پوزیشن	نام	جماعت	حاصلکردہ نمبر
اوّل	فریدہ غازی	کرائیڈن	۱۸۰/۱۸۵
دوئم	فرینہ چودھری	لندن	۱۷۸
سوئم	فوزیہ رشید	"	۱۷۵

محترمہ مسز مجیدہ بیگم شاہنواز صاحبہ نے پوزیشن حاصل کرنے والی طالبات کو اسناد اور انعامات دیئے۔ پہلا انعام ۵ پونڈ کا تھا دوسرا ۴ پونڈ کا تھا اور تیسرا ۳ پونڈ کا تھا۔ بعد ازاں کلاس میں حاضر ہونے والی تمام بچیوں میں سندات تقسیم کی گئیں۔

کلاس کے دوران جو نظم سکھائی گئی تھی تمام گروپوں کا نظم کا مقابلہ ہوا۔ پوزیشن لینے والی بچیوں میں سویٹ تقسیم کی گئی۔

بعد ازاں قائمقام صدر مسز سارہ رحمٰن نے بچیوں کو اس موقعہ پر مبارکباد دی اور محترم شیخ مبارک احمد صاحب امام مسجد لندن کا پیغام سنایا کہ لڑکیاں لڑکوں سے آگے بڑھ گئی ہیں۔

اسی طرح اُردو کے دونوں گروپوں کا جو امتحان ہوا تھا اُس میں بھی پوزیشن حاصل کرنے والی بچیوں کو سویٹ دی گئیں۔

سندات تقسیم کرنے کے بعد مسز سارہ رحمٰن صاحبہ نے تمام کلاس میں حاضر ہونیوالی بچیوں اور پوزیشن حاصل کرنے والی بچیوں کو مبارکباد دی اور کہا کہ انہوں نے جس محنت اور شوق سے علم سیکھنے کی کوشش کی ہے خدا کرے یہ دینی علم آپ کو ہمیشہ یاد رہے اور سب خدا اور رسولؐ کی فرمانبردار بچیاں بنیں۔ بعد ازاں آپ نے تمام اساتذہ اور معاونات کا شکریہ ادا کیا جن میں محترم شیخ صاحب امام مسجد لندن کا نام سرِ فہرست ہے جن کی نگرانی میں یہ کلاس کامیاب ہوئی۔

جنرل نگرانی کلاس کے دوران جنرل نگرانی کا کام خاکسارہ کے ساتھ مسز ثریا غازی مسز امتہ الرشید احمد اور مسز فرحت ملک نے کیا۔ ہم مکرم چوہدری عبدالکریم صاحب کے نہایت ہی ممنون ہیں کہ آپ نے لاؤڈ اسپیکر وغیرہ لگانے کا انتظام کیا اور محترم حسین محمد صاحب نے پیغام رسانی کا کام سرانجام دیا۔

تاثرات یہ تربیتی کلاس لجنہ اماء اللہ کی تاریخ میں سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے ماں باپ نہایت شوق سے بچیوں کو بھیجتے ہیں۔ بچیاں سارا سال کلاس کا انتظار کرتی ہیں۔ کلاس ختم ہونے پر چند بچیاں آبدیدہ ہو گئیں کہ ہم اب سال کے بعد پھر

باقی صفحہ ۷ پر

آؤ کہانی سنیں

ذہنوں کو جلا بخشنے والے
حضرت مصلح موعود کے بیان فرمودہ سبق آموز
تاریخی واقعات

یہ کالم قارئین الفضل مرتب کرتے ہیں

حکم سنکر شبلی کی چیخیں نکل گئیں

مشہور ہے کہ ایک بڑے بزرگ شبلی گزرے ہیں۔ وہ اپنے زمانہ کے اسلامی بادشاہ کی طرف سے کسی علاقہ کے گورنر تھے وہ ایسے ظالم اور جابر گورنر تھے کہ ان کے متعلق یہ خیال بھی نہیں کیا جا سکتا تھا کہ انہیں بھی کبھی ہدایت ہو گی۔ وہ ایک دفعہ بادشاہ کے دربار میں حاضر تھے کہ کوئی جرنیل بہت بڑی فتح کے بعد حاضر ہوا بادشاہ نے اُسے خلعت دیا۔ جو اسے پہنایا گیا اور سب نے اسے مبارکباد دی کہ بڑی عزت افزائی ہوئی ہے۔ لیکن بدقسمتی سے اس جرنیل کو نزلہ کی شکایت تھی۔ درباریوں میں رواج ہوتا ہے کہ وہ رومال ساتھ رکھتے ہیں مگر وہ جلدی میں یا خوشی میں گھر سے رومال لانا بھول گیا تھا۔ چھینک آئی تو ناک سے رطوبت نکلی وہ بہت گھبرایا کہ اب کیا کروں۔ اس نے ذرا نظر بچا کر اسی خلعت کے دامن سے پونچھ لیا۔ اتفاق سے بادشاہ کی نظر اس پر پڑ گئی۔ اس نے حکم دیا کہ خلعت فوراً اتار لی جائے اور عہدے سے معزول کر دیا جائے کہ اس نے ہماری ہتک کی ہے

جو خلعت اسے عزت کے لیے دیا گیا تھا اس سے ناک پونچھ لی ہے۔

شبلی بھی اس وقت کوئی رپورٹ دینے کے لیے دربار میں حاضر تھے یہ حکم سن کر ان کی چیخیں نکل گئیں اور گورنری کا پروانہ بادشاہ کے سامنے رکھ کر آپ نے کہا میرا استعفیٰ منظور کر لیا جائے۔ بادشاہ نے کہا۔ ناراض تو اس پر ہوا ہوں تم کیوں روتے اور استعفیٰ دے رہے ہو۔ شبلی نے کہا کہ اس پر آپ کی ناراضگی نے میری آنکھیں کھول دی ہیں۔ اس شخص نے اپنی جان قربان کر کے آپ کے لیے ملک فتح کیا ہے۔ وہ ہر روز اپنی بیوی کو بیوگی، اپنے بچوں کو یتیم اور اپنی جان کو ہلاکت کے خطرے میں ڈالتا تھا۔ وہ ہر روز آپ کے لیے موت کے منہ میں جاتا اور اپنی جان کو موت کے لیے پیش کرتا تھا۔ مگر آپ نے اسے کپڑوں کا خلعت دیا جس کی بے حرمتی سے آپ اتنے ناراض ہوئے کہ اس کی سب خدمات کو نظر انداز کر دیا۔ لیکن میرے رب نے مجھے کتنے خلعت دیئے ہیں۔ ناک مونہہ ہاتھ، پاؤں وغیرہ اور میں انہیں روز خراب کرتا ہوں۔ شبلی کے زمانہ میں اتنے ظالم اور جابر تھے۔ کہ اس کے بعد وہ جس بزرگ کے پاس بھی گئے کہ اس کے ہاتھ پر توبہ کریں اس نے یہ کہہ کر واپس کر دیا کہ تمہاری توبہ نہیں قبول ہو سکتی۔ آخر وہ حضرت جنیدؒ کے پاس پہنچے جنہیں ابوالصوفیاء کہا جاتا ہے اور کہا کہ میں توبہ کرنا چاہتا ہوں مگر سب کہتے ہیں کہ میری توبہ قبول نہیں ہو سکتی۔ حضرت جنیدؒ نے فرمایا کہ جھوٹ کہتے ہیں۔ خدا سب کی توبہ قبول کرتا ہے۔ مگر ایک شرط تمہارے واسطے یہ ہے کہ اپنے دارالحکومت میں جاؤ اور ہر دروازہ پر دستک دے کر مکینوں سے معافی مانگو چنانچہ جہاں ایک عرصہ تک گورنری کرتے رہے تھے۔ وہاں گئے اور ہر گھر سے معافی لی۔ پھر آ کر بیعت کی اور ایسی سچی توبہ کی آج وہ بھی جنیدؒ کی طرح مشہور ہیں۔ بلکہ عوام میں شبلی زیادہ مشہور ہیں ..... تو میں کہہ رہا تھا کہ ہر انعام کے لیے قربانی ضروری ہے۔ بادشاہ نے اس جرنیل کو انعام دیا تھا اور اس سے یہ قربانی چاہی تھی کہ اسکی عزت کرے اور اپنے آپ کو خطرہ میں ڈال کر اسے بچائے۔

(خطباتِ محمود جلد دوم صفحہ ۱۷۵)

(مرسلہ۔ مظفر احمد چنگیزی پشاور)

خریداران ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان مطلع رہیں

خریداران ماہنامہ خالد و ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی اطلاع کے لیے تحریر ہے کہ ماہنامہ تشحیذ الاذہان اور ماہنامہ خالد ماہ جولائی / اگست ۱۹۸۲ء علی الترتیب ۷ اگست اور ۱۰ اگست کو خریداران و ایجنٹ صاحبان کو بھجوا دیئے گئے ہیں۔ اس ماہ کے آخر تک جن خریداران کو نہ ملیں وہ خط لکھ کر دوبارہ منگوا لیں۔

(مینیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ٹنڈر نوٹس"

محکمہ بلڈنگ کے منظور شدہ ٹھیکیداران سے سربمہر آئٹم پرسنٹیج ریٹ کمپوزٹ شیڈول آف ریٹ ۱۹۷۹ء ترمیم شدہ سٹینڈنگ ریٹس کمیٹی ٹنڈر کھلنے کی تاریخ تک برائے کام بجلی، واٹر سپلائی، سینٹری انسٹالیشن مندرجہ ذیل کاموں کے لیے ٹنڈر مطلوب ہیں۔ جو کہ مندرجہ ذیل تاریخوں کو کھولے جائیں گے ٹنڈر بوقت ½ ۱۲ بجے صبح ٹھیکیداران یا ان کے ایجنٹ کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔ مشروط، مشروط بذریعہ تار، بذریعہ ٹیلیفون یا بغیر زرضمانت ٹنڈر وصول نہیں کیے جائیں گے۔ زرضمانت صرف ڈیپازٹ کال کے ذریعے آنی چاہیے۔ رجسٹرڈ فرم یا کمپنی کی صورت میں مختار نامہ جو کہ عدالتی کاغذ پر مصدقہ ہو ٹنڈر کے ساتھ پیش کرنا ہوگا۔ زیر دستخطی اس کا پورا حق رکھتا ہے۔ کہ کسی ایک یا تمام ٹنڈروں کو بلاوجہ بتائے منسوخ کر دے ٹنڈر فارم مندرجہ ذیل تاریخوں کو ٹھیک ۹ بجے تک جاری کیے جائیں گے باقی تفصیلات و شرائط زیر دستخطی کے دفتر سے دفتری اوقات میں معلوم کی جاسکتی ہیں۔

نمبر شمار	کام کا نام	تخمینہ	زرضمانت	معیاد	ٹنڈر کھلنے کی تاریخ
۱	(i) تعمیر تین نمبر رہائش گاہ برائے آفیسر گریڈ ۱۸۔ اور تین نمبر رہائش گاہ برائے آفیسر گریڈ ۱۷ بمعہ اندرونی و بیرونی سروسز	۲۰,۱۵,۰۰۰	۴۰,۳۰۰	۹ ماہ	۵,۹,۸۲
	تعمیر تین نمبر رہائش گاہ برائے آفیسر گریڈ نمبر ۱۶ بمعہ اندرونی بیرونی سروسز ضلع جھنگ (i) جھنگ تحصیل جھنگ۔	۲,۵۰,۰۰۰	۵,۰۰۰	۶ ماہ	"
	(ii) شورکوٹ تحصیل شورکوٹ۔	۲,۵۰,۰۰۰	۵,۰۰۰	۶ ماہ	"
	(iii) چنیوٹ تحصیل چنیوٹ۔	۲,۵۰,۰۰۰	۵,۰۰۰	۶ "	"
۳	تعمیر ۶ نمبر پٹوارخانہ ضلع جھنگ بمعہ سروسز۔				
	(i) موضع مہاز والی تحصیل جھنگ۔	۵۵,۰۰۰	۱,۱۰۰	۴ "	"
	(ii) موضع ملہوانہ تحصیل جھنگ۔	۵۵,۰۰۰	۱,۱۰۰	" "	"
	(iii) موضع روڑال والی تحصیل جھنگ۔	۵۵,۰۰۰	۱,۱۰۰	" "	"
	(iv) موضع شورکوٹ شمالی تحصیل شورکوٹ۔	۵۵,۰۰۰	۱,۱۰۰	" "	"
	(v) موضع ہرسہ بہلا تحصیل چنیوٹ۔	۵۵,۰۰۰	۱,۱۰۰	" "	"
	(vi) موضع بھوانہ تحصیل چنیوٹ "	۵۵,۰۰۰	۱,۱۰۰	" "	"
۴	سو پرائمری سکولوں کا مڈل سکولوں تک درجہ بڑھانا سات سکولز ضلع جھنگ				
	(i) چک نمبر ۱۴۷ تحصیل چنیوٹ	۱,۷۲,۰۰۰	۳۴۵۰	۶ ماہ	۵,۹,۸۲
	(ii) چک نمبر ۱۹۵ تحصیل " "	۱,۷۲,۰۰۰	۳۴۵۰	" "	"
	(iii) چک نمبر ۲۶۸ تحصیل جھنگ۔	۱,۷۲,۰۰۰	۳۴۵۰	" "	"
	(iv) چک نمبر ۴۷۵ " "	۱,۷۲,۰۰۰	۳۴۵۰	" "	"
	(v) چک نمبر ۲۶۵ " "	۱,۷۲,۰۰۰	۳۴۵۰	" "	"
	(vi) چک نمبر ۴۹۰ " شورکوٹ	۱,۷۲,۰۰۰	۳۴۵۰	" "	"
	(vii) سڑک سیال تحصیل "	۱,۷۲,۰۰۰	۳۴۵۰	" "	"
۵	تعمیر نئی عمارت زیر نگرانی ایم۔ ایل۔ اے ڈریکٹو گورنمنٹ مڈل سکول کوٹ ماجھی سلطان۔	۵,۰۰,۰۰۰	۱۰,۰۰۰	۷ ماہ	۹, ۹, ۸۲
۶	پچاس مڈل سکولوں کا ہائی سکولوں تک درجہ بڑھانا (دو سکول برائے ضلع جھنگ)				
	(i) کوٹ جیلے شاہ تحصیل جھنگ	۴,۴۰,۰۰۰	۸,۸۰۰	۷ ماہ	"
	(ii) براڑ تحصیل چنیوٹ	۴,۴۰,۰۰۰	۸,۸۰۰	" "	"
۷	۴۴ مڈل سکولوں کا ہائی سکولوں تک درجہ بڑھانا زیر نگرانی ایم۔ ایل۔ اے ڈریکٹو۔ (i) مڈل سکول چک نمبر ۲۱۶ ضلع جھنگ	۴,۴۰,۰۰۰	۸,۸۰۰	" "	"
۸	موجودہ ۱۰۰ ہائی سکولوں میں سائنس لیبارٹری کا اضافہ ۴ سکول برائے ضلع جھنگ۔				
	(i) گورنمنٹ ہائی سکول شاہ جیونہ تحصیل جھنگ	۱,۰۰,۰۰۰	۲,۰۰۰	۵ ماہ	"
	(ii) گورنمنٹ ہائی سکول دریام والا تحصیل شورکوٹ	۱,۰۰,۰۰۰	۲,۰۰۰	"	"

درخواست ہائے دعا

— ● برادرم عزیزم وقار عظیم کی پنڈلی کی ہڈی ۲۶ جولائی کو ایک حادثہ میں ٹوٹ گئی تھی اور راولپنڈی جنرل ہسپتال میں ۴ مرتبہ چند روز کے وقفہ سے عزیز کو بے ہوش کر کے ہڈی جوڑنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن ڈاکٹر صاحبان اس کوشش میں کامیاب نہ ہو سکے۔ بالآخر جناب میجر ڈاکٹر محمود الحسن صاحب اور ڈاکٹر طاہر محمود صاحب نے عزیز موصوف کی اپریشن کے ذریعہ ہڈی جوڑی۔ عزیز بہت کمزور ہو گیا ہے اور تشویش بھی ہے۔ احباب جماعت عزیز کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(رفعت محمود خان راولپنڈی)

— ● میں اکثر بیمار رہتا ہوں اور اپنی زرعی جائداد کے بارے میں ایک مقدمہ کی وجہ سے پریشان بھی ہوں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت عطا فرمائے اور مقدمہ کی پریشانی سے نجات بخشے۔

(مظفر احمد بھٹی رحمت بازار ربوہ)

— ● میری والدہ محترمہ عرصہ ڈیڑھ دو سال سے دل کی تکلیف کی وجہ سے بیمار چلی آرہی ہیں جس کی وجہ سے کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدہ محترمہ کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے آمین

میاں محمد اکرم جاوید مردان

— ● خاکسار گلہ میں شدید قسم کے انفکشن کے عارضہ میں مبتلا ہے۔ کھانے اور پینے کے وقت سخت تکلیف ہوتی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل شفا عطا فرمائے اور بہتر کام کرنے کی توفیق بخشے آمین

(منور احمد کھوکھر انسپکٹر وقف جدید مقیم شیخوپورہ)

— ● خاکسار کی والدہ صاحبہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں نیز خاکسار بعض دیگر وجوہات کی وجہ سے پریشان ہے۔ احباب والدہ صاحبہ کی صحت کاملہ اور میری پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے دعا کریں

(ملک منیر احمد کارکن بیت المال ثانی ربوہ)

— ● خاکسار کی آنکھوں کی بینائی کمزور ہو چکی ہے جس کی وجہ سے پریشانی ہے نیز خاکسار اپنی اولاد کے نیک ہونے کے لئے درخواست دعا کرتا ہے۔

(صوفی محمد ابراہیم جالندھری۔ سرگودھا)

— ● خاکسار کے تایا محترم عبدالسلام صاحب ماڈرن ٹیلرز بعارضہ دل بیمار ہیں۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(محمد اشرف طاہر دارالصدر جنوبی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطالباتِ تحریکِ جدید میں سے ایک مطالبہ خدمتِ دین کیلئے زندگی وقف کرنا ہے (مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطوط اور اصلاح وارشاد

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے ہاتھ سے بعد نزول اس آیت کے کہ :- قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا ط۔ دنیا کے بڑے بڑے بادشاہوں کی طرف دعوتِ اسلام کے خط لکھے تھے۔ کسی اور نبی نے غیر قوموں کے بادشاہوں کی طرف دعوت دین ہرگز خط نہیں لکھے کیونکہ وہ دوسری قوموں کی دعوت کے لئے معبوث نہ تھے۔ یہ عام دعوت کی تحریک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے ہی شروع ہوئی اور مسیح موعود (حضرت اقدس) کے زمانہ میں اُس کے ہاتھ سے کمال تک پہنچی۔" (چشمہ معرفت ص۷۷)

(مہتمم اصلاح وارشاد)

فوری ضرورت

فضل عمر ہسپتال میں مندرجہ ذیل آسامیوں کے لیے کارکنان کی فوری ضرورت ہے۔ لہٰذا خاکسار احباب کی خدمت میں گذارش کرتا ہے کہ مخلص احمدی دوست اس طرف فوری توجہ فرمائیں اور سلسلہ کے کام کے لیے اپنے آپ کو پیش فرمائیں اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے ان کے رزق میں برکت ڈالے گا۔

۱- ANAESTHETIST ——— ایک اسامی
۲- لیڈی ڈاکٹر ——— ایک اسامی
۳- سٹاف نرس ——— تین اسامیاں
۴- اپریشن روم اسسٹنٹ ——— ایک اسامی
۵- میل نرس جو باقاعدہ ڈپلومہ ہولڈر ہو ——— تین اسامیاں
۶- بیلدار ——— ایک اسامی

(چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

وقفِ جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت مصلح موعود وقفِ جدید کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لیے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں کپڑے بیچنے پڑیں میں اس فرض کو پورا کروں گا۔ اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے تو خدا تعالیٰ ان لوگوں کو الگ کر دے گا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے اور میری مدد کے لیے فرشتے آسمان سے اُتارے گا۔" الفضل ۵ جنوری ۱۹۵۸ء

(ناظم ارشاد وقف جدید)

بقیہ :- رپورٹ لجنہ انگلستان

ایک دوسرے سے مل سکیں گی کیونکہ دور رہنے والی بچیاں کبھی کبھار ہی آجا سکتی ہیں وقت کی پابندی نہ کرنے کی شکایت جو عام طور پر ہماری بہنوں اور بچیوں میں پائی جاتی ہے بہت کم رہی ہے۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہماری کلاس کے دوران تقریباً ۹۵ فیصد لڑکیاں حاضری کے وقت موجود ہوتی رہیں خاکسارہ نے اُن کے ذہن نشین کرا دیا تھا کہ یہ جلسہ نہیں یہ آپ کی کلاس ہے اس ملک میں جہاں اسکولوں میں بچیوں پر کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں اس آزاد ماحول کی بچیاں جب دین سیکھنے کے لئے مشن ہاؤس میں آتی ہیں تو جس فرمانبرداری اور نظم وضبط کا مظاہرہ کرتی ہیں وہ اپنی مثال آپ ہے۔

تمام وقت نہایت دھیان اور شوق سے لیکچر سنتیں اور اچھی طرح نوٹس لیتیں۔ میرے پاس الفاظ نہیں کہ میں بچیوں کے اعلیٰ اخلاق کا نقشہ کھینچ سکوں۔ خدا کرے جب یہ بچیاں عملی دنیا میں قدم رکھیں تو احمدیت کی شیدائی ہوں۔ آمین یہ صرف اور صرف خدا کا فضل ہے اور اسلام کی حسین تعلیم ہے جس سے یہ بچیاں مالا مال ہیں، میرا پیارا خدا ان پر ہمیشہ اپنا سایہ رکھے۔

آخر میں میں پھر اپنے مبلغ محترم شیخ مبارک احمد صاحب امام مسجد لندن اور آپ کی ٹیم کی نہایت ممنون ہوں کہ انہوں طلبہ کے ساتھ ہر قسم کا تعاون فرمایا حقیقت یہ ہے کہ ان کے تعاون کے بغیر اتنا بڑا اجتماع کامیاب نہیں ہو سکتا تھا۔

اپنی قائمقام صدر اور ان کی معاونات کا دلی شکریہ ادا کرتی ہوں۔ جو کہ اپنے مصروفیت کے باوجود روزانہ سارا دن مختلف کاموں کے لیے مشن ہاؤس میں حاضر رہیں ہمارے اساتذہ دلی مبارکباد کے مستحق ہیں۔ میرا پیارا خدا ان پر اپنی رحمتوں کی بارش کرے جنہوں نے نہایت محنت سے لیکچر تیار کیے۔ آمین۔

اعلان

تمام قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ اجتماع کے موقع پر شوریٰ کے لیے تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ ۳۱ اگست ۱۹۸۲ء ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نمبر شمار	کام کا نام	تخمینہ	زرضمانت	معیاد	نمبر کھلنے تاریخ
۸	(i) گورنمنٹ ہائی سکول چک نمبر ۱ تحصیل چنیوٹ	۱،۰۰،۰۰۰	۳،۰۰۰	۵ ماہ	۹،۹،۸۲
	(ii) گورنمنٹ ہائی سکول حویلی بہادر شاہ تحصیل شورکوٹ	۱،۰۰،۰۰۰	۳،۰۰۰	" "	"
۹	مڈل اور ہائی سکولوں میں (۲۰۰) کمروں کی تعمیر ۴ سکول برائے ضلع جھنگ				
	(i) تعمیر ایک کمرہ چک نمبر ۴۷۸ تحصیل جھنگ	۵۵،۰۰۰	۱،۱۰۰	۴ ماہ	"
	(ii) تعمیر ایک کمرہ منڈی شاہ جیونہ تحصیل جھنگ	۵۵،۰۰۰	۱،۱۰۰	" "	"
	(iii) " " " نکوکارہ تحصیل شورکوٹ	۵۵،۰۰۰	۱،۱۰۰	" "	"
	(iv) تعمیر ایک کمرہ چک نمبر ۱۳۸ " چنیوٹ	۵۵،۰۰۰	۱،۱۰۰	" "	"
۱۰	پنجاب میں (۲۰۰) بنیادی طبی مراکز کی تعمیر طبی مراکز برائے ضلع جھنگ				"
	(i) ملہوانہ تحصیل جھنگ۔	۴،۹۰،۰۰۰	۹،۸۰۰	۱۰ ماہ	
	(ii) ماچھیوال " "	۴،۹۰،۰۰۰	۹،۸۰۰	" "	"
	(iii) چک نمبر ۲۰۷ تحصیل چنیوٹ	۴،۹۰،۰۰۰	۹،۸۰۰	" "	"
	(iv) ٹھٹھہ محمد شاہ " "	۴،۹۰،۰۰۰	۹،۸۰۰	" "	"
	(v) چک نمبر ۱۹۱ " "	۴،۹۰،۰۰۰	۹،۸۰۰	" "	"
	(vi) عیسےٰ والا تحصیل شورکوٹ	۴،۹۰،۰۰۰	۹،۸۰۰	" "	"
	(vii) چائیاں والا " "	۴،۹۰،۰۰۰	۹،۸۰۰	" "	"

المشتہر
ایگزیکٹو انجینئر پراونشل بلڈنگ ڈویژن جھنگ
I.P.L 6066

بقیہ : ارشادات حضرت اقدس

ہی پاؤ گے، شراب خانوں میں جاؤ کثرت سے مسلمان - اب بھی کہتے ہیں ذلت نہیں ہوئی ؟ ..... آہ - میں تم کو کیونکر دکھاؤں جو اسلام کی حالت ہو رہی ہے دیکھو ! میں پھر کھول کر کہتا ہوں کہ یہی بدر کا زمانہ ہے اسلام پر ذلت کا وقت آچکا ہے مگر اب خدا نے چاہا ہے کہ اس کی نصرت کرے - چنانچہ اس نے مجھے بھیجا ہے کہ میں اسلام کو براہین اور حجج ساطعہ کے ساتھ تمام ملتوں اور مذہبوں پر غالب کر کے دکھا دوں - اللہ تعالیٰ نے اس مبارک زمانہ میں چاہا ہے کہ اس کا جلال ظاہر ہو اب کوئی نہیں جو اس کو روک سکے "

(الحکم جلد ۵ عدد ۳ - جنوری ۱۹۰۱ء صفحہ ۴، ۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم ابوالخیر محب اللہ صاحب مرحوم دعاگو بزرگ جید عالم اور درویش منش انسان تھے

محترم محمود احمد صاحب شاہد صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے والد محترم کی وفات پر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی قرار دادِ تعزیت

یہ خبر سن کر ہمیں دلی دکھ اور رنج ہوا ہے کہ ہمارے بھائی مکرم محمود احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے والد محترم جناب ابوالخیر محمد محب اللہ صاحب ۱۲ اگست ۸۲ء کو بنگلہ دیش میں وفات پا گئے ہیں -

انا للہ وانا الیہ راجعون

مکرم محمود صاحب ان دنوں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ بیرونی ممالک کے اس پہلے تاریخی دورے میں شریک سفر ہیں جس میں حضور مسجد "بشارت" سپین کا بھی افتتاح فرما رہے ہیں - اپنے والد بزرگوار کی اچانک وفات کی خبر ان کو سویڈن میں ملی ہے اس لحاظ سے یہ سانحہ ارتحال ان کے لیے خصوصاً اور بھی غمناک اور تکلیف دہ ہے - لیکن ہم انا للہ وانا الیہ راجعون اور رضینا باللہ ربا کا سبق کیسے بھول سکتے ہیں -

مولوی صاحب موصوف آجکل بنگلہ دیش میں سلسلہ احمدیہ کے مبلغ تھے اور خوش قسمت ہے وہ باپ ! کہ میدانِ جہاد میں خدمات دینیہ بجا لاتے ہوئے اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہوا - اور خوش قسمت ہے وہ بیٹا ! جو خادم خلافت ہو کر خلیفہ وقت کے ہمرکاب ہے اور وطن سے ہزاروں میل دور ایک دوسرے میدانِ جہاد میں اندوہ ناک خبر سنتا اور صبر کرتا ہے اور اللہ کی رحمتوں اور برکتوں کا وارث بنتا ہے -

محترم مولوی صاحب موصوف مارچ ۱۹۲۰ء میں مشرقی بنگال میں پیدا ہوئے - آپ چردوکھیہ تحصیل چاندپور ضلع کمیلا کے رہنے والے تھے - آپ کے والد خواجہ مولوی عبدالمنان صاحب بھی عالم انسان تھے - علاقہ کے لوگ آپ کے خاندان سے عقیدت رکھتے تھے اور تعویذ وغیرہ بھی لیتے تھے - مولوی صاحب مرحوم نے مولوی فاضل کا امتحان بنگال سے پاس کیا - آپ جامعہ ازہریہ کے فارغ التحصیل تھے - جہاں آپ نے درس نظامی کے نصاب کے علاوہ صحاح ستہ وغیرہ بھی درساً پڑھیں - اس کے بعد آپ درس و تدریس میں مشغول رہے اور ضلع میمن سنگھ میں چینا ڈولی عالیہ مدرسہ میں بحیثیت صدر مدرس خدمات انجام دیں -

مئی ۱۹۴۳ء میں آپ کو سلسلہ احمدیہ داخل ہو کر خلافت ثانیہ کی بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی - آپ نے قادیان تشریف لا کر سکونت فرمائی اور زندگی وقف کر دی - اور یکم اکتوبر ۱۹۴۵ء میں بطور مبلغ آپ کی ابتدائی تقرری ہوئی -

آپ کی پہلی بیوی مشرقی بنگال میں ہی تھیں - قادیان میں حضرت مصلح موعود کے مشورہ سے آپ کی شادی مولانا ظل الرحمٰن صاحب مبلغ بنگلہ دیش (برادر مکرم صوفی مطیع الرحمان صاحب بنگالی مرحوم سابق مبلغ امریکہ) کی بیٹی (جو جناب مجیب الرحمان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کی ہمشیرہ ہیں) سے ہوئی -

تقسیم ملک کے بعد آپ بنگال تشریف لے گئے جہاں آپ نہایت محنت اور ہمت سے صبر آزما حالات میں بھی تبلیغی خدمات بجا لاتے رہے - آپ نہایت دعاگو بزرگ جید عالم اور درویش منش انسان تھے - ہنس مکھ سادہ طبع، کم گو، ملنسار، منکسر المزاج اور نیک سیرت تھے - اور اپنے علاقہ میں احمدیت کا مثالی نمونہ تھے - بہت متوکل انسان تھے، توکل کا یہ عالم تھا کہ گھر میں تین بیویاں رہیں لیکن سخت سے سخت حالات میں اور کثرت عیال میں بھی معاش کی فکر کبھی نہیں کی - ہمیشہ خدا کی ذات پر بھروسہ کیا اور خدا کا سلوک بھی آپ کے ساتھ اس نیک ظن کے مطابق ہی رہا - آپ واقعی اسم بامسمیٰ تھے یعنی نیکیوں اور خیرات کے جامع اور اللہ سے محبت کرنے والے تھے -

احمدیت سے پہلے لوگ آپ سے تعویذ وغیرہ لیا کرتے تھے اور قبول احمدیت کے بعد بھی لوگ آپ کے ساتھ بہت ادب اور احترام سے پیش آتے اور آپ کی بزرگی کی قدر کرتے - مولوی صاحب موصوف کے خلوصِ نیت اور قربانی کی مثال اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتی ہے، کہ آپ نے اپنے سب سے بڑے بیٹے مکرم محمود احمد صاحب کو وقف کر دیا - آپ کے خلوص اور دعاؤں کا خدا نے یہ صلہ دیا کہ اس قربانی کو قبول فرمایا اور مکرم محمود احمد صاحب کو اہم خدمات دینیہ بجا لانے کی سعادت مل رہی ہے - فالحمد للہ علیٰ ذالک

آپ نے دو بیویاں اور چار بیٹیاں (جو شادی شدہ ہیں) اور مکرم محمود احمد صاحب کے علاوہ دو کم سن بیٹے چھوڑے ہیں - اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر جمیل عطا فرمائے (آمین)

اور مکرم مولوی صاحب مرحوم و مغفور کو اعلیٰ علیین میں بلند مراتب اور درجات عطا فرمائے (آمین)

(ہم ہیں ممبران مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اعلانِ نکاح

میرے لڑکے رانا منور احمد صاحب کا نکاح عزیزہ امۃ الرفیق صاحبہ نیرہ بی ایس سی (بنت چوہدری حفیظ احمد صاحب طاہر آرکیٹیکٹ پشاور) سے بعوض بیس ہزار حق مہر مورخہ ۲۷/۷/۸۲ کو مسجد صادق دارالعلوم غربی ربوہ میں بعد نماز مغرب مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری مبلغ بلاد افریقہ و مغربی جرمنی نے پڑھا ۲۹/۷/۸۲ کو رخصتانہ عمل میں آیا -

احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا فرمائیں

(محمد سعید احمد دارالعلوم غربی ربوہ)

سفید موتیا کورس
CATARACT COURSE
1. Cataract Cure — کیٹرکٹ کیور
2. Cataract Tabs. — کیٹرکٹ ٹیبلٹس
3. Cataract Drops — کیٹرکٹ ڈراپس
4. Cataract Powders — کیٹرکٹ پاؤڈرز
چھ ماہ کا کورس -/200 روپے، چالیس روزہ -/60 روپے
ناخونہ کورس Pterygium Course 40 روزہ -/60
آنکھوں کی جملہ ادویات کیلئے رسالہ کیور ہیو سسٹم مفت
کیور ہیو میڈیسن کمپنی ربوہ - فون 606 607

رہائشی پلاٹس
مکانات اور
زرعی اراضی
کی خرید و فروخت کیلئے
آپکی مخلصانہ خدمت کیلئے
چشم براہ
صدیق اسٹیٹ ایجنسی
اقصیٰ چوک ربوہ
فون دفتر :- ۶۴۰ فون رہائش ۵۴۰
پروپرائیٹر :- چوہدری محمد صدیق